ISSN 2253008 — 0474
ماہنامہ ماہیگیری ساحلہار، ٹھٹھہ
ماہی نامہ و ماہنامہ ساحل ہار کا ترجمان ادارہ فی

ساحلی ماہی گیروں کی روایتی کشتی سازی کو فروغ دینے کے لیے ضلع ٹھٹھہ میں 3 روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد ہوا ہے۔ ورکشاپ میں 12000 روپے ماہانہ وظیفہ پر منتخب کیے گئے 20 نوجوانوں نے شرکت کی۔ ان میں 3 لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ ورکشاپ کا اہتمام ساحلی ترقیاتی ادارہ (ایس ڈی اے) نے کیا۔ ادارے کے ڈائریکٹر انجینئر ہارون رشید سومرو نے کہا کہ ’’ہمارے بزرگ کاریگر جو ہنر اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں، اگر وہ نئی نسل کو منتقل نہ ہوا تو یہ فن ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ ادارہ ورکشاپ کے شرکا کو ماہی گیری کے لیے 2.6 میٹر تک لمبی کشتی بنانے کے لیے ٹول کٹ، لکڑی اور فائبر گلاس فراہم کرے گا۔

ورکشاپ کے استاد حاجی نور محمد ملاح نے بتایا کہ ایک روایتی کشتی بنانے میں تقریباً 45 دن لگتے ہیں۔ ’’ہم بچوں کو صرف لکڑی کاٹنا نہیں سکھا رہے، ہم انہیں لہروں کا مزاج، ہوا کا رخ اور مچھلی کے راستے پڑھا رہے ہیں۔ یہ علم کتابوں میں نہیں ملتا۔‘‘ ان کے مطابق ورکشاپ کے دوران تیار ہونے والی کشتی کو 15 مارچ کو ماہی گیروں کے سالانہ میلے میں رکھا جائے گا، جہاں بہترین کشتی کے لیے 50 ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ فشریز آفیسر ڈاکٹر نسرین اختر لغاری نے کہا کہ محکمہ ماہی گیری ورکشاپ کے شرکا کو مفت لائف جیکٹس اور حفاظتی ٹوپیاں بھی فراہم کرے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’گزشتہ سال ضلع میں کشتی الٹنے کے 14 واقعات رپورٹ ہوئے، جن میں 3 ماہی گیر جاں بحق ہوئے۔ اگر ہر کشتی پر حفاظتی سامان ہو تو بیشتر جانیں بچ سکتی ہیں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ محکمہ ورکشاپ کے بعد ہر شرکا کو 5 کشتیوں کی مرمت کی ذمہ داری بھی سونپے گا۔

ورکشاپ میں شریک 19 سالہ نوجوان فرحان علی ولد غلام حیدر نے بتایا کہ وہ پہلے اپنے والد کی کشتی پر مزدوری کرتا تھا اور اب اپنی کشتی بنانا چاہتا ہے۔ ’’میرے والد کہتے تھے کہ پہلی کشتی ہمیشہ ٹیڑھی بنتی ہے، اب میں سیدھی بناؤں گا۔‘‘ ورکشاپ کے آخری دن شرکا کو ان کے بنائے ہوئے ماڈلز پر سرٹیفکیٹ دیے جائیں گے۔

ساحلی ماہی گیروں کی روایتی کشتی سازی کو فروغ دینے کے لیے ضلع ٹھٹھہ میں 3 روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد ہوا ہے۔ ورکشاپ میں 12000 روپے ماہانہ وظیفہ پر منتخب کیے گئے 20 نوجوانوں نے شرکت کی۔ ان میں 3 لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ ورکشاپ کا اہتمام ساحلی ترقیاتی ادارہ (ایس ڈی اے) نے کیا۔ ادارے کے ڈائریکٹر انجینئر ہارون رشید سومرو نے کہا کہ ’’ہمارے بزرگ کاریگر جو ہنر اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں، اگر وہ نئی نسل کو منتقل نہ ہوا تو یہ فن ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ ادارہ ورکشاپ کے شرکا کو ماہی گیری کے لیے 2.6 میٹر تک لمبی کشتی بنانے کے لیے ٹول کٹ، لکڑی اور فائبر گلاس فراہم کرے گا۔

ورکشاپ کے استاد حاجی نور محمد ملاح نے بتایا کہ ایک روایتی کشتی بنانے میں تقریباً 45 دن لگتے ہیں۔ ’’ہم بچوں کو صرف لکڑی کاٹنا نہیں سکھا رہے، ہم انہیں لہروں کا مزاج، ہوا کا رخ اور مچھلی کے راستے پڑھا رہے ہیں۔ یہ علم کتابوں میں نہیں ملتا۔‘‘ ان کے مطابق ورکشاپ کے دوران تیار ہونے والی کشتی کو 15 مارچ کو ماہی گیروں کے سالانہ میلے میں رکھا جائے گا، جہاں بہترین کشتی کے لیے 50 ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ فشریز آفیسر ڈاکٹر نسرین اختر لغاری نے کہا کہ محکمہ ماہی گیری ورکشاپ کے شرکا کو مفت لائف جیکٹس اور حفاظتی ٹوپیاں بھی فراہم کرے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’گزشتہ سال ضلع میں کشتی الٹنے کے 14 واقعات رپورٹ ہوئے، جن میں 3 ماہی گیر جاں بحق ہوئے۔ اگر ہر کشتی پر حفاظتی سامان ہو تو بیشتر جانیں بچ سکتی ہیں۔‘‘ انہوں نے کہا کہ محکمہ ورکشاپ کے بعد ہر شرکا کو ان کے بنائے ہوئے ماڈلز پر سرٹیفکیٹ دیے جائیں گے۔

ورکشاپ میں شریک 19 سالہ نوجوان فرحان علی ولد غلام حیدر نے بتایا کہ وہ پہلے اپنے والد کی کشتی پر مزدوری کرتا تھا اور اب اپنی کشتی بنانا چاہتا ہے۔ ’’میرے والد کہتے تھے کہ پہلی کشتی ہمیشہ ٹیڑھی بنتی ہے، اب میں سیدھی بناؤں گا۔‘‘ ورکشاپ کے آخری دن شرکا کو ان کے بنائے ہوئے ماڈلز پر سرٹیفکیٹ دیے جائیں گے۔

ساحلی ہنرمند بچوں کی روایتی کشتی سازی کو فروغ دینے کے لیے ضلع ٹھٹھہ میں 3 روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد

(اعجاز احمد کی رپورٹ)

ضلع ٹھٹھہ کے ساحلی علاقے کیٹی بندر میں منگل کے روز ایک روزہ تربیتی ورکشاپ برائے ماہی گیر خواتین کا انعقاد کیا گیا، جس میں 120 خواتین نے شرکت کی۔ ورکشاپ کا اہتمام ضلع ماحولیات کمیٹی کیٹی بندر کے تعاون سے کیا گیا۔ ورکشاپ کا مقصد خواتین کو سمندری آلودگی، پلاسٹک کے خطرات اور ساحلی صفائی مہم کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا تھا۔ شرکا میں زیادہ تر وہ خواتین شامل تھیں جو براہِ راست یا بالواسطہ طور پر مچھلی کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔

ورکشاپ کی کنوینر اور ضلع ماحولیات کمیٹی کیٹی بندر کی رکن مسز فرزانہ بلوچ نے بتایا کہ ورکشاپ میں شریک خواتین کو بتایا گیا کہ ایک پلاسٹک تھیلا سمندر میں پہنچ کر کم از کم 400 برس تک ماحول کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ان کے مطابق ضلع کے ساحلی علاقوں میں کیے گئے ایک سروے میں 5.5% سے زائد مچھلیوں کے پیٹ میں پلاسٹک کے ذرات پائے گئے۔ ’’جب ہم اپنے گھر کا کچرا سمندر میں پھینکتے ہیں تو وہ واپس ہماری ہی پلیٹ میں آتا ہے، یہ بات ہر عورت کو سمجھنی چاہیے۔‘‘

ورکشاپ کے بعد شرکا نے ساحل پر صفائی مہم چلائی اور تقریباً 850 کلو گرام کچرا جمع کیا گیا، جس میں بڑی تعداد پلاسٹک کی بوتلوں، تھیلوں اور ماہی گیری کے ٹوٹے ہوئے جالوں کی تھی۔ جمع شدہ کچرے کو بعد میں ضلع ماحولیات کمیٹی کے حوالے کیا گیا۔ مہم کی نگران افسر ثمینہ رشید نے بتایا کہ جمع شدہ کچرے کو ری سائیکلنگ کے لیے بھیجا جائے گا اور اس کی مقدار کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے گا۔

ورکشاپ میں شریک خواتین کو ماحول دوست متبادل اشیا بھی فراہم کی گئیں، جن میں کپڑے کے تھیلے، اسٹیل کے ٹفن اور بانس کے برش شامل تھے۔ ان خواتین کو ماہی گیری کے ایسے طریقوں سے بھی آگاہ کیا گیا جن سے سمندری حیات کو کم نقصان پہنچتا ہے۔ ضلع ماحولیات کمیٹی کیٹی بندر کے مطابق ایسی ہی ورکشاپ ضلع کے دیگر ساحلی علاقوں ابراہیم حیدری اور شاہ بندر میں بھی ماہ اپریل تک منعقد کی جائے گی۔

ماہنامہ ساحل کی خبریں اور مضامین بلا اجازت نقل کیے جا سکتے ہیں، البتہ ماخذ کا حوالہ دینا لازم ہے۔ ادارہ ساحل کی پالیسی کا ہر مضمون نگار سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ خطوط کے مختصر جوابات ڈاک کے ذریعے بھیجے جائیں گے۔ اشتہارات کے نرخ نامے کے لیے دفتر سے رابطہ کریں۔

ساحلی ہنرمند بچوں کی روایتی کشتی سازی کو فروغ دینے کے لیے ضلع ٹھٹھہ میں 3 روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد

(اعجاز احمد کی رپورٹ)

ضلع ٹھٹھہ کے ساحلی علاقے کیٹی بندر میں منگل کے روز ایک روزہ تربیتی ورکشاپ برائے ماہی گیر خواتین کا انعقاد کیا گیا، جس میں 120 خواتین نے شرکت کی۔ ورکشاپ کا اہتمام ضلع ماحولیات کمیٹی کیٹی بندر کے تعاون سے کیا گیا۔ ورکشاپ کا مقصد خواتین کو سمندری آلودگی، پلاسٹک کے خطرات اور ساحلی صفائی مہم کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا تھا۔ شرکا میں زیادہ تر وہ خواتین شامل تھیں جو براہِ راست یا بالواسطہ طور پر مچھلی کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔

ورکشاپ کی کنوینر اور ضلع ماحولیات کمیٹی کیٹی بندر کی رکن مسز فرزانہ بلوچ نے بتایا کہ ورکشاپ میں شریک خواتین کو بتایا گیا کہ ایک پلاسٹک تھیلا سمندر میں پہنچ کر کم از کم 400 برس تک ماحول کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ان کے مطابق ضلع کے ساحلی علاقوں میں کیے گئے ایک سروے میں 5.5% سے زائد مچھلیوں کے پیٹ میں پلاسٹک کے ذرات پائے گئے۔ ’’جب ہم اپنے گھر کا کچرا سمندر میں پھینکتے ہیں تو وہ واپس ہماری ہی پلیٹ میں آتا ہے، یہ بات ہر عورت کو سمجھنی چاہیے۔‘‘

ورکشاپ کے بعد شرکا نے ساحل پر صفائی مہم چلائی اور تقریباً 850 کلو گرام کچرا جمع کیا گیا، جس میں بڑی تعداد پلاسٹک کی بوتلوں، تھیلوں اور ماہی گیری کے ٹوٹے ہوئے جالوں کی تھی۔ جمع شدہ کچرے کو بعد میں ضلع ماحولیات کمیٹی کے حوالے کیا گیا۔ مہم کی نگران افسر ثمینہ رشید نے بتایا کہ جمع شدہ کچرے کو ری سائیکلنگ کے لیے بھیجا جائے گا اور اس کی مقدار کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے گا۔

ورکشاپ میں شریک خواتین کو ماحول دوست متبادل اشیا بھی فراہم کی گئیں، جن میں کپڑے کے تھیلے، اسٹیل کے ٹفن اور بانس کے برش شامل تھے۔ ان خواتین کو ماہی گیری کے ایسے طریقوں سے بھی آگاہ کیا گیا جن سے سمندری حیات کو کم نقصان پہنچتا ہے۔ ضلع ماحولیات کمیٹی کیٹی بندر کے مطابق ایسی ہی ورکشاپ ضلع کے دیگر ساحلی علاقوں ابراہیم حیدری اور شاہ بندر میں بھی ماہ اپریل تک منعقد کی جائے گی۔

ساحلی ہنرمند بچوں کی روایتی کشتی سازی کو فروغ دینے کے لیے ضلع ٹھٹھہ میں 3 روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد

(اعجاز احمد کی رپورٹ)

ضلع ٹھٹھہ کے ساحلی علاقے کیٹی بندر میں منگل کے روز ایک روزہ تربیتی ورکشاپ برائے ماہی گیر خواتین کا انعقاد کیا گیا، جس میں 120 خواتین نے شرکت کی۔ ورکشاپ کا اہتمام ضلع ماحولیات کمیٹی کیٹی بندر کے تعاون سے کیا گیا۔ ورکشاپ کا مقصد خواتین کو سمندری آلودگی، پلاسٹک کے خطرات اور ساحلی صفائی مہم کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا تھا۔ شرکا میں زیادہ تر وہ خواتین شامل تھیں جو براہِ راست یا بالواسطہ طور پر مچھلی کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔

ورکشاپ کی کنوینر اور ضلع ماحولیات کمیٹی کیٹی بندر کی رکن مسز فرزانہ بلوچ نے بتایا کہ ورکشاپ میں شریک خواتین کو بتایا گیا کہ ایک پلاسٹک تھیلا سمندر میں پہنچ کر کم از کم 400 برس تک ماحول کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ان کے مطابق ضلع کے ساحلی علاقوں میں کیے گئے ایک سروے میں 5.5% سے زائد مچھلیوں کے پیٹ میں پلاسٹک کے ذرات پائے گئے۔ ’’جب ہم اپنے گھر کا کچرا سمندر میں پھینکتے ہیں تو وہ واپس ہماری ہی پلیٹ میں آتا ہے، یہ بات ہر عورت کو سمجھنی چاہیے۔‘‘

ورکشاپ کے بعد شرکا نے ساحل پر صفائی مہم چلائی اور تقریباً 850 کلو گرام کچرا جمع کیا گیا، جس میں بڑی تعداد پلاسٹک کی بوتلوں، تھیلوں اور ماہی گیری کے ٹوٹے ہوئے جالوں کی تھی۔ جمع شدہ کچرے کو بعد میں ضلع ماحولیات کمیٹی کے حوالے کیا گیا۔ مہم کی نگران افسر ثمینہ رشید نے بتایا کہ جمع شدہ کچرے کو ری سائیکلنگ کے لیے بھیجا جائے گا اور اس کی مقدار کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے گا۔

ورکشاپ میں شریک خواتین کو ماحول دوست متبادل اشیا بھی فراہم کی گئیں، جن میں کپڑے کے تھیلے، اسٹیل کے ٹفن اور بانس کے برش شامل تھے۔ ان خواتین کو ماہی گیری کے ایسے طریقوں سے بھی آگاہ کیا گیا جن سے سمندری حیات کو کم نقصان پہنچتا ہے۔ ضلع ماحولیات کمیٹی کیٹی بندر کے مطابق ایسی ہی ورکشاپ ضلع کے دیگر ساحلی علاقوں ابراہیم حیدری اور شاہ بندر میں بھی ماہ اپریل تک منعقد کی جائے گی۔